۳ 2 1

...ٹیکس میں قدر مجبور ہونا پڑا۔ کہ سرکاری
...اد گراں بار اخراجات
ارباب حل و
...تشدد

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

شرح چندہ
پیشگی

سالانہ عسہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۴ ۱۲

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورخہ ۲۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق یکم جولائی سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹۔ جون سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی تا حال بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت انگزیما کی وجہ سے زیادہ علیل ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو بخار بھی ہو گیا ہے۔ آج ۷½ بجے شام درجہ حرارت ۱۰۲ تھا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو گوجرانوالہ بسلسلہ تربیت بھیجا گیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

برگزیدہ نفوس کے متعلق بدبخت لوگوں کی نکتہ چینی

"اس اندھی دنیا میں جس قدر خدا کے ماموروں اور نبیوں اور رسولوں کی نسبت نکتہ چینیاں ہوتی ہیں۔ اور جس قدر ان کی شان اور اعمال کی نسبت اعتراض ہوتے ہیں۔ اور بدگمانیاں ہوتی ہیں۔ اور طرح طرح کی باتیں کی جاتی ہیں۔ وہ دنیا میں کسی کی نسبت نہیں ہوتیں۔ اور خدا نے ایسا ہی ارادہ کیا ہے۔ تا ان کو بدبخت لوگوں کی نظر سے مخفی رکھے اور وہ ان کی نظر میں جائے اعتراض ٹھہر جائیں۔ کیونکہ وہ ایک دولت عظمیٰ ہیں۔ اور دولت عظمیٰ کو نا اہلوں سے پوشیدہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو جو شقی ازلی ہیں اس برگزیدہ گروہ کی نسبت طرح طرح کے شبہات میں ڈال دیتا ہے۔ تا وہ دولت قبول سے محروم رہ جائیں۔ یہ سنت اللہ ان لوگوں کی نسبت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے امام اور رسول اور نبی ہو کر آتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ جس قدر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت دشمنانِ حق نے طرح طرح کے اعتراض تراشے ہیں اور طرح طرح کی عیب جوئی کی ہے۔ وہ باتیں کسی معمولی صالح کی نسبت ہرگز تراشی نہیں گئیں۔ کونسی تہمت ہے جو ان پر نہیں لگائی گئی۔ اور کونسی نکتہ چینی ہے۔ جو ان پر نہیں کی گئی۔ پس چونکہ تمام تہمتوں کا معقول طور پر جواب دینا ایک نظری امر تھا۔ اور نظری امور کا فیصلہ مشکل ہوتا ہے۔ اور تاریک طبع لوگ اس سے تسلی نہیں پکڑتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے نظری راہ کو اختیار نہیں کیا۔ اور نشانوں کی راہ اختیار کی۔ اور اپنے نبیوں کی بریت کے لئے اپنے تائیدی نشانوں اور عظیم الشان نصرتوں کو کافی سمجھا۔ کیونکہ ہر ایک غبی اور پلید بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...ین ایدہ اللہ کے حضور اظہارِ عقیدت

الہ آباد ۲۷ جون ... کمیٹی کے دفتر ... موصول ...

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء کی قرارداد

۲۹ جون۔ آج اساتذہ اور طلباء جامعہ احمدیہ کے ایک غیر معمولی جلسہ میں حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

ہم سب اساتذہ اور طلباء جامعہ احمدیہ متفقہ طور پر بلا استثنا اس امر کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنا واجب الاطاعت امام تسلیم کرتے ہیں۔ اور حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری ہی سے احمدیت کی ترقی کو وابستہ یقین کرتے ہیں۔ اور حضور کی اطاعت سے جدا ہونے والے کو من شذ شذ فی النار کا مصداق سمجھتے ہیں۔ نیز ہم شیخ عبد الرحمن مصری اور فخر الدین ملتانی کے خروج عن الجماعت کو نہایت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور شیخ صاحب کے اس خیال کو کہ میرا جماعت احمدیہ میں رسوخ ہے اس لئے جماعت میرے خیالات پر کان دھرے گی۔ بالکل غلط اور خلاف واقعہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم اپنی اور باقی تمام احمدی جماعت کی دلی کیفیت کا ان لفظوں میں اظہار کرتے ہیں کہ کوئی شخص بھی جو واقعہ میں احمدی ہے۔ اس کے دل میں شیخ صاحب کی پرپشہ کے برابر بھی کوئی وقعت یا عزت نہیں۔ کیونکہ جو ٹہنی اپنے درخت سے جدا ہو جائے۔ اس کی قیمت سوائے آگ میں جھونکے جانے کے اور کوئی نہیں ؛

لجنہ اماء اللہ محلہ دار الرحمت کی قرارداد

۲۸ جون بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ محلہ دار الرحمت کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ محلہ دار الرحمت اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات سے اپنی گہری عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتی ہے۔ اور حضور پر نور کی خدمت بابرکت میں مودبانہ عرض کرتی ہے۔ کہ ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ خلافت کے وقار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے احترام کو برقرار رکھنے کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے دل و جان سے تیار ہیں ؛ سکرٹری لجنہ

لجنہ اماء اللہ محلہ دار العلوم کی قرارداد

لجنہ اماء اللہ محلہ دار العلوم نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی۔

ہم ممبرات لجنہ محلہ دار العلوم شیخ عبد الرحمن مصری کے اس نہایت ہی غیر شریفانہ رویہ کے خلاف انتہائی نفرت و حقارت کا اظہار کرتی ہیں۔ کہ اس نے ہمارے آقا اور امام کے خلاف جس کے احسانات اس کی نہایت ادنےٰ حالت کو بدلنے کا موجب ہوئے نہایت گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے۔ اور حضور کی خدمت میں اپنی عقیدت اور اخلاص کا اظہار کرتی ہیں ؛

(سکرٹری لجنہ)

جماعت احمدیہ لاہور کی قرارداد

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک اجلاس زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ لاہور بروز اتوار مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں جناب امیر نے منافقین سلسلہ کے تفصیلی حالات بیان کئے۔ اور ان باتوں کا بھی ذکر کیا۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۶ جون مسجد اقصےٰ میں بیان فرمائی تھیں۔ احباب جماعت پر رقت طاری تھی۔ اور وہ منافقین سلسلہ کے خلاف بیزاری کا اظہار کر رہے تھے ازاں بعد یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ کا یہ اجلاس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے انتہائی عقیدت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضور کو یقین دلاتا ہے۔ کہ ہم اپنی جان اور مال اور دنیا کی تمام عزیز چیزیں خلافت کے احترام کی خاطر قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہم کبھی یہ برداشت نہ کریں گے۔ کہ کوئی بدخواہ حضور کی طرف ترچھی نظر سے دیکھے۔

جماعت احمدیہ لاہور کا یہ اجلاس حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہے۔ کہ اب وقت آپہونچا ہے۔ کہ منافقین کی پوری حقیقت ظاہر کی جائے۔ اور نہایت ادب سے التجا کرتا ہے۔ کہ حضور اب منافقین کو مزید مہلت نہ دیں۔ کیونکہ یہ ناپاک وجود سلسلہ کی ترقی میں روک بن رہے ہیں۔ اور حضور کے مشفقانہ سلوک کی انہوں نے غلط تعبیر کی ہے۔ اب وہ قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ ان سے درگزر کیا جائے ؛ نامہ نگار

محلہ دار الفضل کا جلسہ

قادیان ۲۹ جون۔ آج بعد نماز مغرب محلہ دار الفضل کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ اور شیخ عبد الرحمن مصری کے ادعائے اثر و رسوخ کی تردید کی۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا گیا۔

احمدیان محلہ دار الفضل کا یہ جلسہ باتفاق رائے یہ اظہار کرتا ہے کہ عبد الرحمن مصری نے اپنا سلسلہ احمدیہ سے تعلق قطع کرتے ہوئے جو یہ ادعا کیا ہے۔ کہ وہ اپنے رسوخ کو جو بزعم خود اس کو حاصل ہے۔ خلافت کے خلاف استعمال کرے گا۔ یہ مخلصین سلسلہ کی ہتک ہے۔ اور انکو ایک کھلا ہوا چیلنج ہے۔ اسکے جواب میں ہم اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے خلافت حقہ کے ساتھ اپنی کامل وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور شیخ عبد الرحمن مصری کے اس دعوےٰ پر نفرت کا اظہار کرتے ہیں ؛ رپورٹر

محلہ دار الرحمت کا جلسہ

۲۹ جون بعد نماز مغرب محلہ دار الرحمت کے تمام احمدیوں کا جلسہ مسجد دار الرحمت میں بصدارت جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب منعقد ہوا۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری۔ راجہ محمد اعظم صاحب جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ جناب صوفی غلام محمد صاحب اور صاحب صدر کی تقادیر کے بعد یہ ریزولیوشن منظور ہوا محلہ دار الرحمت کے تمام احمدیوں کا یہ جلسہ اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور اس موقعہ کی مناسبت سے اپنی کامل عقیدت کا اظہار کرتا ہے۔ منافقین کا اخراج ازبس ضروری تھا۔ حضور نے ان کو جماعت سے علیٰحدہ کر کے مخلصین پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ فلسطین اور شاہی کمیشن کی رپورٹ

اخبار "سٹار آف انڈیا" کا نامہ نگار لنڈن سے بحوالہ "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے:۔

مسئلہ فلسطین کی تحقیقات کے متعلق جو شاہی کمیشن مقرر کیا گیا تھا اس نے اپنی رپورٹ تیار کر لی ہے اور اس پر تمام ارکان کے دستخط ہو گئے ہیں۔ رپورٹ میں مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے دو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ پہلی تجویز یہ ہے۔ کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ جن میں ایک یہودیوں کے لئے مخصوص ہو۔ اور دوسرا عربوں کے لئے:۔

رپورٹ کی دیگر سفارشات کا ماحصل جو اس وقت تک سننے میں آیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ یروشلم اور بیت اللحم کو برطانی انتداب کے ماتحت بین الاقوامی علاقہ قرار دیا جائے گا۔ بندرگاہ حیفہ پر برطانیہ کی نگرانی ہوگی شہر حیفہ میں یہودیوں کو خاص حقوق حاصل ہوں گے۔ جافا میں عربوں کو خاص مراعات حاصل ہوں گی۔ یروشلم اور حیفہ سے بحیرہ روم اور بحیرہ مردار تک عرب حکومت کو راستہ دیا جائیگا برطانوی ایمپائر کے اندر یہودی حکومت کو درجۂ نو آبادیات حاصل ہوگا۔ یہودیوں کے علاقہ میں جھیل جلیل کا خطہ اور شام سے غزانک کا ایک تنگ علاقہ شامل ہوگا۔ عرب حکومت کو امیر شرق الاردن کے زیر اقتدار سیلف گورنمنٹ حاصل ہوگی:۔

ابھی تک شاہی کمیشن کی رپورٹ چونکہ شائع نہیں ہوئی۔ اور اس کی تفصیلات منظر عام پر نہیں آئیں۔ اس لئے ابھی سے ان کے متعلق کوئی رائے قائم کرنا قبل از وقت ہوگا۔ آج سے کچھ عرصہ پیشتر بھی اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہوئی تھیں جن سے یہی اخذ ہوتا تھا۔ کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ "ڈیلی ہیرلڈ" کے حوالہ سے اخبار "سٹار آف انڈیا" کے نامہ نگار نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ اور بالکل ممکن ہے کہ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں یہی تجویز پیش کی ہو۔ لیکن اس تجویز کے متعلق عربوں کے جو تاثرات ہیں۔ اور عرب حلقوں میں اس کا جو ردِ عمل پیدا ہو رہا ہے۔ وہ امید افزا نہیں عرب یقیناً اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے۔ جب تک تمام ملک کو ان کے زیرِ نگیں نہیں کر دیا جاتا۔ فلسطین عربوں کا ملک ہے۔ اور انصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ سارے ملک کا نظم و نسق ان کے سپرد کیا جائے۔ اگر یہودیوں کو فلسطین کا ایک حصہ سپرد کر کے انہیں اس پر تسلط قائم کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ تو یہ نہ صرف عربوں کی حق تلفی ہوگی۔ بلکہ اس سے وہ مقصد بھی حاصل نہیں ہوگا۔ جس کے لئے شاہی کمیشن کو اس مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ وہ بہت بڑا خطرہ جو عربوں کو یہودیوں کے روز افزوں داخلہ کے متعلق لاحق تھا۔ ابھی تک موجود ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ شاہی کمیشن نے اس کے ازالہ کی طرف زیادہ توجہ مبذول نہیں کی۔ ان حالات میں یہ امر کہ اعراب فلسطین۔ شاہی کمیشن کی تجاویز سے مطمئن ہو جائیں گے۔ اور اس طرح ملک میں امن قائم ہو جائیگا بعید از قیاس ہے:۔

رپورٹ میں پیش کردہ تجاویز کے متعلق ان اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن نے مرض کی صحیح تشخیص نہیں کی۔ اور نہ حقیقی اسباب و علل دریافت کئے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا کیا جاتا۔ تو اس کا پیش کردہ حل یقیناً عربوں کے مطالبات سے جو بالکل مناسب اور جائز ہیں۔ قریب تر ہوتا:۔

مسلمانانِ سرینگر پر تشدد

اخبارات میں شائع ہو چکا ہے اور ہمیں براہ راست بھی بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سری نگر میں مسلمانوں کے ایک جلوس پر جس کی راہ نمائی میر واعظ یوسف شاہ صاحب کر رہے تھے۔ گولی چلا دی گئی۔ ریاست اس کے لئے حسب معمول مسلمانوں کو ذمہ دار قرار دے گی۔ اور ممکن ہے کہ بہت سے مسلمانوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمات چلائے۔ اور سزائیں دلائے۔ لیکن ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ تشدد سے بے چینی۔ اضطراب اور بد امنی کو پیدا ہونے سے روک نہیں سکتا۔ بلکہ اس میں اور اضافہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس کا تجربہ حکومتِ کشمیر پہلے بھی کر چکی ہے۔ حتیٰ کہ اسے اس قدر مجبور ہونا پڑا۔ کہ سرکاری افواج کی امداد گراں بار اخراجات پر حاصل کرنے:۔

پس ہم ریاست کے ارباب حل و عقد کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ تشدد سے کام لینے کی بجائے مسلمانوں کے زخمی دلوں پر مرہم رکھنے کی کوشش کریں:۔

پنجاب میں قانون مطابع کا استعمال

آزادی پریس کا فطرتی حق ہے لیکن جس طرح پریس کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ آزادئ ضمیر اور حریت خیال کا علمبردار ہو۔ اسے یہ اختیار نہیں۔ کہ اس آزادی کو ناجائز طور پر استعمال کرے۔ اور چونکہ منافرت انگیزی نہایت ہی قابل نفرین فعل ہے اس لئے اخبارات کا اس سے محترز رہنا نہایت ضروری ہے:۔

"سٹیٹسمین" کے نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے کہا۔ کہ پنجاب میں پریس ایکٹ کا سختی سے استعمال کیا جائے گا۔ لیکن اتحاد پارٹی کی مخالفت یا آئین نو پر نکتہ چینی کرنے والے جرائد کے خلاف اس ایکٹ کے ماتحت کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ البتہ فرقہ وار کشیدگی بڑھانے والے اخبارات کے خلاف سختی سے پریس ایکٹ کا حربہ استعمال کیا جائے گا:۔

فرقہ وار کشیدگی کو روکنا بلاشبہ نہایت ضروری ہے۔ لیکن قانون مطابع کا حربہ استعمال کرنے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اس کا بے جا استعمال کر کے اخبارات کا گلا گھونٹنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اپنی حدود کے اندر رہ کر صوبہ سے فرقہ وار منافرت کی وبا کو دور کریں۔ جو کچھ عرصہ سے نہایت افسوسناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور جس کے لئے آنریبل وزیر اعظم نے بعض اور وسائل بھی اختیار کئے ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے [illegible] پنجاب کو فرقہ وارانہ کشیدگی کی فضا سے پاک کر سکیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالرحمن مصری کے اخراج از جماعت
کے متعلق
ایک رویاء

ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی جو ڈیڑھ دن بحالیٔ صحت کے لئے گئے ہوئے تھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

میرے آقا۔ میرے مولا۔ میرے ہادی و رہنما۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کا سایہ ہمیشہ آپ کے سر پر رہے۔ اور اس کی رحمتیں اور برکتیں آپ کے شامل حال ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میں یہ خط ڈیڑھ دن سے حضور کو لکھ رہا ہوں۔ دو ہفتے کے قریب عرصہ ہوا۔ کہ منصوری میں میں نے ایک منذر خواب دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ سالانہ جلسہ کا موقعہ ہے حضور سٹیج پر کھڑے تقریر فرما رہے ہیں۔ آپ کے دائیں طرف شیخ عبدالرحمن صاحب مصری بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور جوں جوں حضور تقریر فرماتے ہیں۔ وہ آپ کا مونہہ چڑا رہے ہیں۔ (جس کو پنجابی میں چیچنے لگانا اور انگریزی میں Grimacing کہتے ہیں۔) سٹیج پر موجود دوسرے لوگ بیٹھے ہیں۔ ان میں سے بعض مصری صاحب کی اس حرکت کو دیکھ بھی رہے ہیں۔ اتنے میں حضور نے تقریر ختم کی۔ اور مصری صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور حضور سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ خواب میں مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حضور کو معلوم ہے۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی معلوم ہے کہ مصری صاحب کیا کہیں گے لیکن حضور نے پھر بھی ان کو اجازت دیدی کہ آپ کہیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک اچھا خاصہ لمبا چوڑا کاغذ کا ٹکڑا ہے اس کو انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ اس میں لکھا ہوا تھا۔ کہ "ان وجوہات کی وجہ سے میں جماعت سے علیحدہ ہوتا ہوں۔" بعینہٖ یہ الفاظ انہوں نے کہے اور اس کاغذ سے وہ وجوہات پڑھے ہیں اسوقت کوئی بات جو انہوں نے پڑھی مجھے یاد نہیں۔ ابھی وہ کھڑے ہوئے اپنا کاغذ پڑھ ہی رہے تھے۔ کہ حضور کرسی سے اٹھ کر روانہ ہو گئے۔ اور دوسرے دوست بھی ساتھ ہی چلے گئے۔ اور مصری صاحب کو چھوڑ گئے۔ پھر معلوم نہیں ہوا کہ مصری صاحب کا کیا حشر ہوا۔

میں نے صبح اٹھ کر گھبرائے ہوئے حافظ عبدالحمید صاحب چچا سید عبدالحی صاحب سے مجملاً بغیر نام بتائے یہ خواب اس طرح بیان کیا۔ کہ ایک جماعت کا معزز آدمی میں نے خواب میں جماعت سے علیحدہ ہوتے دیکھا ہے اللہ اپنا رحم فرمائے۔ خدا کی شان اسی دن جب ایک بجے کے قریب قادیان سے الفضل آیا۔ تو اس میں فخرالدین صاحب ملتانی کے اخراج کا اعلان تھا حافظ صاحب کو چونکہ میں نے خواب مجملاً ہی سنایا تھا۔ انہوں نے اخبار پڑھ کر فرمایا دیکھئے ملک صاحب آپ کا خواب پورا ہو گیا۔ میں نے کہا کہ نہیں جس شخص کو میں نے خواب میں جماعت سے خارج ہوتے دیکھا ہے وہ فخرالدین سے زیادہ معزز اور عالم سمجھا جاتا ہے۔ اس کے تیسرے یا چوتھے روز سید عبدالحی صاحب سے میں نے یہ خواب مفصل طور پر ذکر کر دیا۔ اور شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کا ان کو نام بھی بتلا دیا۔ کئی دفعہ مجھے خیال آیا۔ کہ میں حضور کو یہ خواب لکھ دوں۔ پھر کچھ سستی کی وجہ سے اور کچھ اس خیال سے کہ خواب منذر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ منذر خواب کا ذکر نہیں کرنا چاہیئے میں نے یہ خیال کیا۔ کہ شائد حضور کو بتلانے سے یہ پورا ہی نہ ہو جائے۔ سید عبدالحی صاحب کو Excitement میں میں نے بتلا دی۔ اور بعد میں اپنے دل میں بہت افسوس بھی کیا۔ کہ میں نے منذر خواب ان کو کیوں بتلا دیا۔ آج رات عشاء کے وقت عزیز اختر احمد ولد مکرمی برادرم ماسٹر محمد طفیل صاحب نے مصری صاحب کے متعلق ایک متوحش سی بات بتلائی۔ تو میں نے ان سے اور خواجہ غلام نبی صاحب سے اپنی دو ہفتہ کی خواب کا ذکر کیا۔ عزیز اختر نے کہا کہ حضرت صاحب کو یہ خواب لکھ دو؛

میرے آقا۔ خدا کرے کوئی بھی آپ کی غلامی سے علیحدہ ہو کر روحانی زندگی کو برباد نہ کرے۔ اور جن کے دلوں میں شکوک ہیں ان کو دور کرے۔ اور وہ پھر آپ کے زیر سایہ آجائیں۔ میں حضور سے ادب سے ملتجی ہوں۔ جہاں حضور دوسروں کے لئے دعا فرمائیں۔ میرے لئے بھی یہ دعا فرمائیں۔ کہ میری زندگی اور میری موت حضور کی غلامی میں ہو؛ (آمین)

فخرالدین ملتانی کی غیر مبائعین سے ساز باز

فخرالدین ملتانی نے اپنے اس اشتہار میں جو اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف شائع کیا دعوےٰ کیا تھا کہ اس کا غیر مبائعین سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر بیرونجات سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اس کا اشتہار بعض جگہ غیر مبائعین نے ہی لوگوں میں تقسیم کیا ہے۔ چنانچہ پیر محمد زمان شاہ صاحب مانسہرہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ

"ایک پیغامی مانسہرہ بازار میں فخرالدین ملتانی کا اشتہار تقسیم کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ یہ پرائمری سکول میں مدرس ہے۔ اور عبدالرؤف اس کا نام ہے۔"

اسی طرح بشیر احمد خان صاحب پلیڈر لائلپور سے لکھتے ہیں۔

"فخرالدین ملتانی نے اپنا اشتہار لائلپور میں شیخ اللہ بخش (پیغامی) عرضی نویس کو تقسیم کرنے کے لئے ایک بڑی تعداد میں بھیجا ہے۔ جس کا پارسل شیخ صاحب کو کل (۲۶) جون کی ڈاک سے ملا۔ اور آج صبح تک وہ سارے اشتہار تقسیم کر چکے ہیں؛"

اس سے ظاہر ہے کہ فخرالدین کا یہ کہنا کہ اس کا پیغامیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ بالکل جھوٹ ہے؛

تحریک جدید کے وعدوں کو جلد پورا کیا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"میں نے پچھلے سال یہ کہہ دیا تھا۔ کہ جو شخص میعاد مقررہ میں چندہ تحریک جدید نہیں دیگا بعد میں اسکی طرف سے چندہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ لیکن اب میں تازہ اعلان یہ کرتا ہوں کہ جس نے گذشتہ کسی سال کا چندہ تحریک جدید ادا نہیں کیا۔ وہ ہم سے اسکی معافی لے۔ یا وہ چندہ ادا کرے۔ تا خدا تعالےٰ کے نزدیک گنہگار نہ ہو...... آج میں پھر تمام جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر وعدہ کو پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ تو وعدے ہی نہ کیا کرو۔ اور اگر اپنی خوشی سے وعدے کرو۔ تو پھر چاہے موت آجائے چاہے ذلت برداشت کرنی پڑے ان وعدوں کو پورا کرو۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب کو چاہیئے کہ اول تو اپنی موعودہ رقم جلد ارسال کریں۔ لیکن اگر ان کے حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ ادا نہیں کر سکتے۔ تو حضور سے معافی حاصل کر لیں۔ تا اللہ تعالےٰ کے حضور گنہگار نہ ہوں؛ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہب عالم پر اسلام کی کامل فوقیت

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا۔ ترکِ رضائے خویش پئے مرضئ خدا

بابرکت مذہب

اللہ تعالےٰ نے جس دین پر ہمیں محض اپنے فضل و کرم سے قائم کیا ہے اس کا نام ہی اتنا پُرمعنی اور خوبیوں سے لبریز ہے۔ کہ اگر بقیہ تمام مذاہب کے ناموں کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائے تو یقیناً اسلام ہی کی شوکت۔ اور اس کا غلبہ ظاہر ہو۔ چنانچہ عیسائی اس لئے عیسائی کہلاتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بانی ہیں ذرتشتی حضرت زرتشت کے نام پر۔ اور بدھ ازم والے حضرت بدھ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے بُدھ کہلاتے ہیں۔ مگر خدا نے ہمارے مبارک مذہب کا نام محمدی نہ رکھا۔ بلکہ اسلام رکھا۔ اور فرمایا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام۔ نیز فرمایا۔ ورضیت لکم الاسلام دینا۔ ایک دوسرے موقعہ پر مسلمانوں سے یوں خطاب کیا کہ ھو سماکم المسلمین من قبل وفی ھٰذا۔ اور یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں بھی پیشگوئی کرتے ہوئے کہا گیا تھا۔ کہ ”تو ایک نئے نام سے کہلایا جائیگا جسے خداوند کا مونہہ خود رکھ دے گا“ یسعیاہ $\frac{62}{2}$

حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی اسلام کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:-

”میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی۔ اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے۔ دیدی جائے گی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے مگر جس پر وُہ گرے گا۔ اسے پیس ڈالے گا“ متی $\frac{21}{43}$۔

یہ لوگ جنہیں خدا کی بادشاہت دی گئی۔ مسلمان ہیں۔ اور اسلام ہی وُہ بابرکت مذہب ہے۔ جسے خدا نے دلائل و براہین کے رُو سے ایسا غلبہ تامہ بخشا۔ جس کا مقابلہ کرنے کی کسی میں تاب نہیں:۔

اسلام کے معنے

اسلام کے لفظی معنے صلح و محبت کے ہیں گویا اسلامی احکام اور اسلامی تعلیم کی اصل رُوح باہم مودّت و محبت ہے۔ اور صرف وُہی شخص مسلمان کہلا سکتا ہے۔ جو ایک طرف مخلوق کے تمام حقوق ادا کرے۔ اور اس سے صلح و محبت رکھے۔ تو دُوسری طرف حقوق اللہ کو ادا کرے۔ اور خدا کی نافرمانی اختیار کر کے اس کی بغاوت نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہٗ اجرہ عند ربہ۔ کہ خدا کے نزدیک وُہی مسلمان ہے۔ جو ایک طرف اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو خدا تعالےٰ کے سپرد کر دے۔ اور دُوسری طرف لوگوں سے محسن جیسا سلوک کرے۔ یعنی احسان کرے۔ تو جتلائے نہیں۔ نیکی کرے۔ تو اس پر فخر اور عُجب نہ کرے۔ اور یہی ایک سچے مسلمان کا نقشہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نہایت ہی لطیف شعر میں کھینچ کر رکھ دیا کہ ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضئ خدا

سلامتی اور محبت کا تحفہ

اسلام کی تعلیم کے باعث ایک مسلمان جب کسی دوسرے شخص سے ملتا ہے۔ تو سلام کا تحفہ ہی اُسے پہونچاتا ہے اور قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ کہ بہشت میں بھی جب مسلمان جائیں گے۔ تو سلامتی اور محبت کا تحفہ وہاں پہونچائیں گے۔ چنانچہ فرمایا۔ وتحیتھم فیھا سلام۔ نیز فرمایا۔ سلامٌ قولاً من رب رحیم:۔

اسی طرح فرمایا۔ لا یسمعون فیھا لغواً ولا تاثیما الا قیلاً سلاماً سلاما۔

پھر یہیں تک بس نہیں۔ خدا کا ایک نام السلام بھی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر۔ سبحان اللہ عما یشرکون۔ اسی طرح اسلام کا خدا دُنیا کے ہر فرد کو دارالسلام کی طرف بلاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ واللہ یدعوا الیٰ دارالسلام۔ پس اسلام اپنے نام میں ہی اتنی بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ جس کا مقابلہ اور کوئی مذہب نہیں کر سکتا:۔

ہر مذہب کی ابتدا الٰہی ہاتھوں سے ہوئی

اسلام کی ایک اور خوبی جو اختلاف مذاہب کے باوجود بنی نوع انسان کے قلوب میں محبت و الفت کا بیج بونے والی ہے۔ یہ ہے کہ اسلام دنیا کے ہر مسلمان سے یہ منواتا اور اقرار لیتا ہے۔ کہ خدا کسی خاص قوم یا کسی خاص فرقے کا رب نہیں۔ اگر مسلمان اس کے بندے ہیں۔ تو عیسائی بھی۔ اگر ایک مسلمان کو اس نے پیدا کیا۔ تو ایک ہندو کو بھی

پس وُہ کسی خاص قوم کا رب نہیں بلکہ جس طرح اس کا رزق وسیع اور عام ہے۔ ویسے ہی اس کی محبت بھی وسیع۔ اور عالم گیر ہے۔ اس کا سُورج جس طرح ہر اُس شخص کو روشنی دیتا ہے جو اپنی آنکھیں کھولے۔ اسی طرح اگر اس کی محبت کو ہندو۔ یا سکھ یا کوئی اور حاصل کرنا چاہے۔ تو وُہ اسلام کے بتائے ہُوئے طریق کے ماتحت حاصل کر سکتا ہے۔ پھر اسلام اپنے پیرؤوں سے یہ منواتا ہے۔ کہ دُنیا میں جس قدر مذاہب اللہ تعالےٰ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ وُہ سرے سے ہی جھوٹے نہیں۔ بلکہ ضرور کسی وقت سچے تھے۔ مثلاً کوئی زمانہ ایسا تھا۔ جب عیسائیت سچی تھی۔ کوئی زمانہ ایسا تھا جب یہودیت سچی تھی۔ کوئی زمانہ ایسا تھا۔ جب زردشت مذاہب والے سچے تھے۔ اور کوئی زمانہ ایسا تھا۔ جب بدھ ازم والے سچے تھے۔ اللہ تعالےٰ اسی حقیقت کا انکشاف کرتے ہُوئے فرماتا ہے۔ وان من امۃٍ الا خلا فیھا نذیر۔ اسی طرح فرمایا۔ ولکل امۃ رسول۔ پھر فرمایا۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی اللہ ومنھم من حقت علیہ الضلالۃ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین:۔

پس اسلام دُنیا کے ہر پیشوا کا احترام۔ اور ہر ربانی مذہب کی عزت و تکریم کرتا ہے۔ اور یہ وُہ تعلیم ہے۔ جس کے ماتحت ایک سچے مسلمان کو کسی شخص سے عناد نہیں ہو سکتا۔ اور وُہ صدق دل سے تسلیم کرتا ہے۔ کہ حضرت کرشن ۲۔ حضرت بدھ ۲۔ حضرت زرتشت اور حضرت کنفیوشس علیہم السلام اسی طرح دُنیا کے مصلح تھے۔ جس طرح اور انبیاء و مصلحین۔ گویا اسلام جس طرح اپنے نام کے لحاظ سے صلح۔ اور محبت کا مذہب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویسے ہی اپنی اس تعلیم کے ماتحت دنیا کے تمام مذاہب کے پیروں کے دلوں میں اتحاد کا بیج بو رہا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

اسلام چونکہ کامل مذہب ہے۔ اس لئے اسنے متذکرۃ الصدر تعلیم دینے کے ساتھ ہی اس شبہ کا بھی ازالہ فرمادیا۔ کہ جب سارے مذاہب خدا کی طرف سے تھے۔ تو اب ہم ساروں کو ہی کیوں نہ سچا مان لیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تاللہ لقد ارسلنا الیٰ امم من قبلك فزین لھم الشیطٰن اعمالھم فھو ولیھم الیوم ولھم عذاب الیم وما انزلنا علیك الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدیً ورحمۃً لقوم یومنون کہ گو ہم نے ہر امت کی طرف رسول بھیجے۔ مگر اب وہ مذہب بگڑ گئے۔ ان کی اصلی حالت جاتی رہی اب یہ قرآن نازل ہو رہا ہے۔ تا وہ صحیح راستے کی طرف آجائیں۔ پس اسلام کہتا ہے کہ وہ ساری تعلیمیں جو مختلف وقتوں میں خدا تعالےٰ کے انبیاءؑ دیتے آئے۔ مرور زمانہ کی وجہ سے مخلوط ہوگئیں۔ حق اور باطل مل گیا۔ اور قرآن اس لئے نازل ہوا کہ وہ دنیا کو حقیقت حال سے مطلع کرے۔ چنانچہ اسلام نے اپنے نزول کے ساتھ ہی عیسائیوں موسائیوں اور زرتشتیوں کو بتادیا۔ کہ تمہاری کتابیں اور تمہاری تعلیمیں حوادث زمانہ سے محفوظ نہیں رہیں۔ اب تمہارے مذاہب اس باغ کی طرح ہوگئے ہیں جس کا کوئی باغبان نہ ہو۔ اور جس کی آبپاشی اور صفائی کا کوئی انتظام نہ ہو۔ تمہارے پھلدار درخت خشک ہوگئے۔ اور ان کی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پیدا ہوگئیں۔ چنانچہ اب وہ کتاب نازل ہو رہی ہے جس نے نازل ہو کر الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کے مطابق دین کو کامل کردیا اور خدا کی نعمتوں کو اتم۔ اسی لئے فرمایا۔ اٰمنوا باللہ ورسلہ وان تومنوا وتتقوا فلکم اجرٌ عظیم۔

معاندین کی مخالفانہ مساعی

مگر باوجود اس کے کہ اسلام نے ایسی اعلےٰ تعلیم دی اور اسلام نے ایسی محبت کی تعلیم دی۔ مخالفین اسلام اٹھے۔ اور انہوں نے یہ کہنا شروع کردیا۔ کہ قرآن سچا نہیں بلکہ دوسری الہامی کتابیں سچی ہیں۔ اور اسلام سچا نہیں۔ بلکہ دوسرے مذاہب سچے ہیں آہ اسلام نے کتنی محبت سے کہا تھا کہ گو تمہارے مذاہب کسی زمانہ میں خدا کی طرف سے آئے۔ مگر ان کی موجودہ صورت ناقابل عمل ہے۔ لیکن انہوں نے پھر بھی اسلام کو جھوٹا کہا پھر بھی اسے اپنے رکیک اعتراضات کا نشانہ بنایا۔ بھلا اسلام چیز کیا تھی جس سے انہیں تکلیف پہونچی۔ اسلام تو یہ تھا۔ کہ اپنے تن کو اپنے من کو اپنے مال کو اپنی دولت کو اپنی عزت اور آبرو کو حتیٰ کہ اپنی ہر چیز کو خدا کے لئے قربان کردینا مگر کیا یہی باتیں ایسی ہیں جن پر ناک بھوں چڑھایا جائے۔ افسوس لوگوں نے خدا تعالےٰ کی عظمت کو نہ پہچانا۔ اور نہ اسلام کی خوبیوں پر نظر ڈالی۔ مگر آؤ اب ہم عقلی اور نقلی طریق سے ان کے اس دعوے کو جانچیں اور دیکھیں کہ اسلام کن فضائل کا حامل ہے۔

قرآن کے سوا کسی الہامی کتاب نے کامل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا

اسلام کی برتری اور فوقیت کا اور اسلام کے بقیہ تمام مذاہب پر غالب ہونے کا ایک قوی اور مہتم بالشان ثبوت یہ ہے کہ دنیا میں ایک بھی مذہب ایسا نہیں جس کی الہامی کتاب نے یہ دعوے کیا ہو۔ کہ وہ مذہب کامل اور مکمل ہے یہ الگ امر ہے۔ کہ مدعی سست اور گواہ چست کی طرح اس کتاب کے پیرو یہ لوگوں کو کہتے پھریں۔ کہ ہمارا مذہب بغیر کسی نقص کے کامل و مکمل ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ اسلام کے سوا اور ایک بھی ایسا مذہب نہیں۔ جس نے اپنے کامل و اکمل ہونے کا دعوے دنیا کے سامنے پیش کیا ہو۔ اگر بائیبل اتم اور اکمل ہوتی۔ اور وہ تمام نقائص سے منزہ اور پاک ہوتی۔ تو کیوں اس میں خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا۔ تم اس کی طرف کان دھریو" استثنا ۱۸/۱۵

اور یہ کہ

"اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنے گا۔ تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔"

(استثناء ۱۸/۱۹)

یہاں سے تو بالصراحت پتہ چل رہا ہے۔ کہ کسی اور نبی نے مبعوث ہونا ہے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی مانند صاحب شریعت ہوگا۔ اور وہ اتنی عظمت کا مالک ہوگا۔ کہ ہر وہ شخص جو اس کی باتوں کو قبول نہ کرے گا۔ تباہ کردیا جائیگا پس اگر بائبل مکمل ہوتی۔ تو کبھی ایک نئے صاحب شریعت رسول کی ضرورت نہ پڑتی۔ اسی طرح اگر انجیل کو دیکھیں تو وہ بھی یہ دعوے نہیں کرتی۔ بلکہ حضرت مسیح صداقت کہتے ہیں۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنے سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔" یوحنا ۱۶/۱۲

اس کے مقابلہ میں دیکھو کہ قرآن کس طرح کہتا ہے۔

(۱) الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

(۲) ونزلنا علیك الکتاب بالحق تبیاناً لکل شیءٍ وھدیً ورحمۃ

(۳) ما فرطنا فی الکتاب من شیءٍ

(۴) فیھا کتب قیمۃ

(۵) الٓمٓ تنزیل الکتاب لاریب فیہ من رب العالمین

پس اسلام اپنے عالمگیر اور کامل ہونے کو خود پیش کرتا۔ اور علی الاعلان پیش کرتا ہے وہ دوسرے کی وکالت کا محتاج نہیں مگر دوسرے مذاہب کے پیرو خود دعوے کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی الہامی کتابوں نے دعوے نہیں کیا ہوتا۔ پس اسلام کے برتر اور غالب و فائق ہونے کا یہ ایک ایسا زبردست ثبوت ہے جس میں کوئی مذہب اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

اسلامی تعلیم کے محاسن

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دنیا کے سامنے رکھی۔ اس کی فضیلت اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس کی تعلیم دنیا کی تمام کتابوں کی تعلیموں سے زیادہ اعلےٰ اور قابل عمل ہے۔ بھلا وہ مذہب سارے جہان کی طرف کس طرح ہوسکے۔ جس کی تعلیم ہی ناقابل عمل ہو۔ تعلیم ایسی ہونی چاہیئے! کہ چھوٹا بڑا امیر غریب مرد اور عورت غرض ہر ملک اور ہر زمانہ کے لوگ اس پر عمل کرسکتے ہوں۔ اور ایسی اعلےٰ اور عمدہ ہو۔ کہ اس پر زیادتی متصور نہ ہو۔ چنانچہ قرآن کریم نے اپنے متعلق فرمادیا۔ کہ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر اور فرمایا کہ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر اور فرمایا لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ مگر بائبل میں جو کچھ تعلیم دی گئی۔ اس کا ایک ادنےٰ نمونہ یہ ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تیری آنکھ مروت نہ کرے کہ جان کا بدلا جان۔ آنکھ کا بدلا آنکھ۔ دانت کا بدلہ دانت۔ ہاتھ کا بدلہ ہاتھ اور پاؤں کا بدلہ پاؤں ہوگا۔ استثناء ۱۹/۲۱

قرآن بھی کہتا ہے۔ ولقد کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والعین بالعین والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص

اب دیکھو یہ کس قدر تشدد آمیز تعلیم ہے اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح کہتے ہیں:۔

"تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا۔ کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں۔ کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا۔ بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے۔ دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔ اور اگر کوئی تجھ پر نالش کر کے تیرا کرتہ لینا چاہے۔ تو چوغہ بھی اسے لے لینے دے۔ اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے۔ اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے۔ اس سے منہ نہ موڑ"۔ متی ۵/۳۸

گویا ایک نے افراط کی راہ اختیار کی تو دوسرے نے تفریط کی۔ لیکن اسلام نے کیا ہی اعلےٰ تعلیم دی۔ کہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لایحب الظالمین

دوسری جگہ فرمایا:۔

ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم

حفاظتِ قرآن کا وعدہ

اسلام کے غالب و برتر اور افضل و اعلےٰ ہونے کا ایک اور ثبوت یہ ہے۔ کہ دنیا میں ایک بھی مذہب ایسا نہیں جس کے متعلق خدا نے یہ کہا ہو کہ میں اس کی حفاظت کروں گا۔ لیکن اسلام کی حفاظت کا خدا نے خود وعدہ کیا اور فرمایا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کہ ہم نے ہی قرآن نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ و نگہبان ہوں گے۔

پھر فرمایا:۔

وانہ لکتاب عزیز لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید نیز فرمایا۔ واتل مااوحی الیک من ربک لامبدل لکلماتہ اور دراصل اگر مادی عالم پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ عالمگیر اشیاء کو خدا نے اپنے قبضہ و تصرف میں رکھا ہوا ہے۔ جیسے بارش سورج۔ چاند اور ہوا وغیرہ۔ کیونکہ ہر آدمی ہر ملک اور ہر زمانہ کے لئے ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح مذہب بھی وہی عالمگیر کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ جو انسانی دستبرد سے قطعی طور پر محفوظ ہو۔

پس خدا نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہکر اس کی حفاظت کا اعلان فرما دیا۔ اور پھر اس کی حفاظت کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کئے۔ چنانچہ جب تک قرآن نازل نہ ہوا تھا۔ اس وقت تک عربی زبان نہ مدون ہوئی تھی۔ نہ اس کے قواعد مرتب ہوئے تھے۔ نہ لغت تھی نہ محاورات کا احاطہ کیا گیا تھا۔ نہ معانی اور بیان کے قواعد کا استخراج کیا گیا تھا۔ مگر قرآن کے نزول کے بعد مختلف لوگوں کے دلوں میں خدا نے القاء کر کے محض قرآن کی حفاظت کے لئے ان علوم کو مدون کرایا اور قرآن کی حفاظت کیلئے علم صرف علم نحو۔ علم معانی۔ علم بیان۔ علم تجوید۔ علم محاورہ زبان۔ علم تاریخ اور علم نقد وغیرہ علوم کی بنیاد پڑی۔ اور ان علوم میں اس قدر ترقی ہوئی کہ یورپ کے لوگ اس زمانہ میں بھی عرب صرف و نحو اور لغت کو دنیا کی تمام زبانوں کی صرف و نحو اور لغت سے زیادہ اعلےٰ اور زیادہ مدون خیال کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی خدا نے ہزاروں نہیں لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں حفظ قرآن کی خواہش پیدا فرما دی۔ اور اس کی عبارت کو خدا نے ایسا بنایا کہ نہ نثر ہے نہ نظم۔ لیکن ایسی لذیذ اور دلکش کہ جس کا یاد کر لینا نہایت سہل ہے۔ چنانچہ جس شخص کو قرآن مجید کی مختلف سورتوں کو حفظ کرنے کا موقع ملا ہو وہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی اور کتاب کو یاد کرنے سے قرآن مجید کا یاد کر لینا بہت سہل اور آسان ہے۔

پھر خدا نے نمازوں میں قرآن مجید کی تلاوت فرض کر کے ہر مسلمان کے ذمہ اس کے کسی نہ کسی ٹکڑہ کی حفاظت مقرر کر دی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہکر ایک مسلمان کو قرآن مجید سے بے اعتنائی کے مرض سے بچا لیا۔ کہ جس کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں وہ ایک ویران گھر کی مانند ہے۔

پھر مریضوں کے سامنے نازک حالت میں قرآن مجید کا پڑھا جانا۔ مسلمانوں میں معمول ہے اور یہ عملدرآمد بھی حفظ کا موید ہے۔

پھر ہر رمضان میں قرآن مجید بکثرت پڑھا جاتا ہے۔ جس سے اس کی حفاظت ہوتی رہتی ہے۔

حافظوں کے مجمعوں میں قرآن مجید دعوے سے سنایا جاتا ہے۔ اور اس طریق پر بھی اس کی حفاظت ہوتی ہے غرض قرآن مجید کی ظاہری حفاظت خدا نے اس قدر کی کہ آج اگر خدا نخواستہ تمام مجلدات ضائع ہو جائیں تو لاکھوں سینوں میں وہ اتنی احتیاط سے محفوظ ہے۔ کہ زبر اور زیر کا فرق بھی نہیں پڑ سکتا۔

پھر سنیوں کا۔ شیعوں کا روافض کا۔ خوارج کا۔ مقلدوں کا غیر مقلدوں کا۔ اہل قرآن کا۔ اہل حدیث کا غرض سب کا بالاتفاق ایک ہی قرآن ہے۔ اور اسلام کے مخالف باوجود ہزاروں کوششوں کے ایسا ایک نسخہ بھی پیش نہیں کر سکتے۔ جس سے قرآن کا اختلاف ظاہر ہو۔ یہ وہ زبردست دلیل ہے جس سے اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے

بائبل کی کیفیت

اس کے مقابلہ میں بائبل کے کسی ایک صفحہ میں بھی کوئی ایسی آیت نہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس کی حفاظت خدا خود کرے گا۔ بلکہ وہاں لوگوں کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جب لوگوں کے سپرد کام کیا گیا ہو۔ تو لوگ اپنی من مانی کارروائی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہاں لوگوں کو اس طرح حکم دیا گیا ہے۔ کہ

"تم ہر ایک بات پر جس کا حکم میں تمہیں دیتا ہوں۔ دھیان رکھ کے عمل کیجو۔ تو اس سے زیادہ نہ کرنا نہ اس سے کم کرنا"۔ استثنا ۱۲/۳۲

"تم اس کلام میں جو میں تمہیں فرماتا ہوں کچھ زیادہ نہ کیجو۔ اور نہ اس میں کم کیجو۔ تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے حکموں کو جو میں نے تم تک پہنچائے حفظ کرو"۔ استثناء ۴/۲

"تو اس کی باتوں میں کچھ مت ملا۔ ہو کہ وہ تجھے تنبیہ دے اور تو جھوٹا ٹھہرے"۔ امثال ۳۰/۶

مسیحیوں کو بھی یہی کہا گیا تھا۔ کہ

"میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے۔ گواہی دیتا ہوں۔ کہ اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے۔ تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس پر نازل کرے گا۔ اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے۔ تو خدا اس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے۔ اس کا حصہ نکال ڈالے گا"۔

مکاشفہ ۲۲/۱۸

رشتہ درکار ہے

ایک کنواری لڑکی بعمر ۱۵ سال قوم ارائیں کیلئے زمیندار قوم سے بارزگار تعلیم یافتہ رشتہ کی ضرورت ہے۔ یا صاحب جائیداد ہو۔ ارائیں قوم کو ترجیح دی جائیگی۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ غلام محمد احمدی ٹیچر مڈل سکول جنڈیالہ شیر خاں ڈاکخانہ خاص۔ ضلع شیخوپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر کسی ایک جگہ بھی خود خدا نے اس کی حفاظت کا بیڑا نہ اٹھایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اگر سلف کی انجیل اور موجودہ انجیل لے کر دیکھیں اور آپس میں ان کا مقابلہ کریں۔ تو زمین و آسمان کا فرق ہمیں نظر آتا ہے۔ اور بائبل کی اندرونی گواہی بھی اس امر پر موجود ہے۔ کہ ضرور لوگوں نے اس میں تحریف و الحاق کیا۔ چنانچہ لکھا ہے

"سرزمین ان کے نیچے جو اس پر بستے ہیں نجس ہوئی۔ کہ انہوں نے شریعتوں کو عدول کیا۔ قانونوں کو بدلا۔ عہد ابدی کو توڑا۔" یسعیاہ ۲۴/۵۔

پھر لکھا ہے۔

"تم نے زندہ خدا رب الافواج ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا ہے" یرمیاہ ۲۳/۳۶

اسی طرح لکھا ہے۔

"تم کیونکر کہتے ہو۔ کہ ہم تو دانشمند ہیں۔ اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے دیکھ حقیقت میں اس نے اسے عبث بنا رکھا ہے۔ نقل نویسوں کا قلم باطل ہے دانشمند شرمندہ ہوئے۔ وہ حیران ہوئے اور پکڑے گئے۔ دیکھ انہوں نے خداوند کے کلام کو حقیر جانا۔ تو ان میں کیا دانائی ہو سکتی ہے" (یرمیاہ ۸/۸)

پس اسلام اس وجہ سے بھی مذاہب عالم سے افضل ہے۔ کہ اس کا نگہبان خود ہمارا خدا ہے۔ اور کسی کی طاقت نہیں کہ اس میں تحریف و الحاق کر سکے۔

بے مثل کتاب

اسلام کے غالب و برتر ہونے کا ایک اور ثبوت یہ ہے۔ کہ یہ بے نظیر اور بے مثل کتاب کا حامل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے متعلق فرماتا ہے۔

(۱) وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔

(۲) ام یقولون افترٰہ قل فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا من استطعتم من دون اللہ ان کنتم صادقین

(۳) فلیاتوا بحدیث مثلہ ان کانوا صادقین۔

(۴) قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھٰذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔

قرآن مجید کے اس دعوی پر چودہ صدیاں گذر رہی ہیں۔ مگر اب تک کوئی شخص اس کی مثل نہیں لا سکا۔ جو مذاہب عالم پر اسلام کی فوقیت کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے لوگ کہتے ہیں۔ کہ بائبل کے مقابل پر کون شخص کتاب لکھکر لایا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس نے دعوی کب کیا تھا۔ کیا یہ مدعی سست اور گواہ چست والی مثال تو نہیں۔ ایک پہلوان اکھاڑہ میں کود پڑتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ میرے مقابل پر آؤ۔ اس کے مقابل اگر کوئی نہ آئے تو اس کا غلبہ تسلیم کیا جائے گا۔ لیکن ایک بچہ جو کسی کو اپنے مقابلہ کے لئے نہیں بلاتا۔ وہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا کسی نے مقابلہ نہیں کیا۔

تمام دنیا کو دعوت

اسلام کی ایک اور خوبی جس سے باقی تمام مذاہب تہیدست ہیں۔ یہ ہے۔ کہ اسلام کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کیطرف نہیں آیا۔ بلکہ سارے جہان اور سارے لوگوں کی طرف آیا ہے۔ قرآن مجید خود فرماتا ہے۔

وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

اس کے مقابل پر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ بائبل سارے جہان اور سارے زمانوں کے لئے آئی۔ انجیل میں لکھا ہے۔

"ان بارہ کو یسوع نے بھیجا۔ اور انہیں حکم دے کے کہا۔ کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا"۔ (متی ۱۰/۵)

حضرت مسیح خود فرماتے ہیں۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔ متی ۱۵/۲۵

حواریوں کا عمل بھی یہی تھا۔ چنانچہ لکھا ہے

"وہ پھرتے پھرتے فینیکے اور کپرس اور انطاکیہ میں پہنچے۔ مگر یہودیوں کے سوا اور کسی کو کلام نہ سناتے تھے۔" اعمال ۱۱/۱۹

"اور رسولوں اور بھائیوں نے جو یہودیہ میں تھے۔ سنا کہ غیر قوموں نے بھی خدا کا کلام قبول کیا جب پطرس یروشلم میں آیا تو مختون اس سے بحث کرنے لگے۔ کہ تو نامختونوں کے پاس گیا۔ اور ان کے ساتھ کھانا کھایا۔" اعمال ۱۱/۱-۳

پس مسیح تو اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے آیا۔ مگر ہمارا آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کو ایک نقطہ مرکزی پر اکٹھا کرنے کے لئے آیا کتنا بڑا فرق اور کتنا کھلا امتیاز ہے۔

قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں

پھر قرآن اور اسلام اس لئے مذاہب عالم پر فوقیت رکھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے متعلق کتب سابقہ میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں چنانچہ استثنار میں لکھا ہے۔

(۱) "خداوند نے مجھے کہا۔ کہ انہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا۔ میں اُن کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے مونہہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤنگا وہ سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا۔ نہ سنے گا۔ تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا"۔ استثنار ۱۸/۱۷

(۲) استثنار ۳۳/۲ میں لکھا ہے۔

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی"۔

(۳) غزل الغزلات ۵/۱۰ میں لکھا ہے

میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے"۔

(۴) یوحنا میں آتا ہے۔

"یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لیوی یہ پوچھنے کو اس (یعنی حضرت مسیح) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے۔ تو اس نے اقرار کیا۔ اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا۔ کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ پھر تو کون ہے۔ کیا تو ایلیاہ ہے۔ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ نہیں"۔ (یوحنا ۱/۱۹)

گویا۔ یہود کو تین نبیوں کی انتظار تھی مسیح۔ ایلیا۔ اور وہ نبی۔

(۵) پھر حضرت مسیح فرماتے ہیں۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنیگا وہی کہیگا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا"۔ یوحنا ۱۶/۱۲-۱۴

(۵) قرآن کے متعلق مکاشفات میں ان الفاظ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ

"پھر میں نے ایک اور فرشتے کو آسمان کے بیچ اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور ہر فرقے اور اہل زبان اور امت کے سنانے کے لئے **ابدی خوشخبری** تھی اور اس نے بڑی آواز سے کہا۔ کہ خدا سے ڈرو۔ اور اس کی تمجید کرو" مکاشفات ۱۴/۶-۷

دوسری جگہ اسی ابدی بشارت کا ذکر اس طرح ہے۔

"اور جو تخت پر بیٹھا تھا۔ میں نے اس کے داہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی۔ اور اسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا"۔ مکاشفات ۵/۱

انجیل ابدی نہیں۔ کیونکہ مسیح کسی اور نجات دہندہ کی خبر دیتے ہیں۔ ابدی کتاب قرآن مجید ہے۔ اور یہ سات مہریں سورۃ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں۔ قرآن کریم خود فرماتا ہے۔

ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم۔

پس اسلام دنیا کے تمام مذاہب پر ہر رنگ اور ہر صورت میں غلبہ و تفوق رکھتا ہے۔ اور وہ شخص سخت نادان ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے اسلام کے سوا کسی اور مذہب کو اختیار کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راولپنڈی میں غیر مبائعین سے کامیاب تحریری مناظرہ

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا احمدیہ انجمن اشاعت اسلام راولپنڈی کے ساتھ تحریری مناظرہ طے پایا تھا۔ الحمد للہ مناظرہ ۲۰ر جون سے شروع ہوکر ۲۶ر جون کو اختتام پذیر ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور غیر مبائعین کی طرف سے مولوی اختر حسین و مولوی عمر الدین صاحب مناظر تھے۔ مضامین مناظرہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام۔ کفر و اسلام۔ پیشگوئی مصلح موعود و خلافت تھے۔ جماعت احمدیہ مسئلہ نبوت مسیح موعود و پیشگوئی مصلح موعود میں مدعی تھی۔ اور غیر مبائعین مسئلہ کفر و اسلام و خلافت میں

مسئلہ پیشگوئی مصلح موعود۔ خلافت و کفر و اسلام میں غیر مبائعین کی طرف سے مولوی اختر حسین صاحب مناظر تھے۔ اور نبوت مسیح موعود پر مولوی عمر الدین صاحب نے مناظرہ کیا۔ ہر روز تمام دن پرچہ جات لکھے جاتے تھے۔ اور ہر روز رات کے نو بجے پرچہ جات سنائے جاتے تھے

ہمارے فاضل مناظر کے انداز بیان۔ حوالجات کی بھرمار اور ٹھوس دلائل کا خدا تعالےٰ کے فضل سے پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مولوی اختر حسین صاحب نے اصل مضمون سے کنارہ کشی کرتے ہوئے ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات پر نہایت گندے اتہام لگا کر جماعت احمدیہ راولپنڈی کو مشتعل کرنا چاہا۔ ہمارے مناظر مولوی ابو العطاء صاحب نے پیغامی مناظر کو بار بار اس طرف توجہ دلائی۔ مگر پیغامی مناظر الزام تراشی اور گالیوں سے باز نہ آیا۔ اور پبلک پر خوب واضح ہوگیا۔ کہ پیغامی مناظر کچھ جواب نہیں دے سکا۔

پیغامی مناظر مولوی اختر حسین صاحب کی علمیت پہلے روز ہی پبلک پر ظاہر ہوگئی۔ جب کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کی بحث میں اس نے لکھا۔ کہ مولوی ابو العطاء صاحب کا خود یہ عقیدہ نہیں ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب "تفہیمات ربانیہ" کے صفحہ ۳۵ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا۔ ایک دن محبوب میرا

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پر چسپاں کیا ہے۔ مولوی ابو العطاء صاحب نے چیلنج کیا۔ کہ اگر ایسا دکھا دو۔ تو میں آپ کو مبلغ دس روپیہ انعام دونگا۔ مگر آخر تک باوجود بار بار توجہ دلانے کے پیغامی مناظر اس کا ثبوت نہ دے سکا۔

پھر ہمارے قابل مناظر نے مولوی عمر الدین صاحب سے دریافت کیا۔ کہ آپ ہی بتائیں۔ کیا میں نے اس شعر کا مصداق صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو قرار دیا ہے۔ پیغامی مناظر مولوی عمر الدین صاحب نے کہا آپ کا خیال ہی درست ہے۔ (یعنی اس شعر کے مصداق میاں ناصر احمد صاحب نہیں)

اس پر مولوی اختر حسین صاحب کو سخت ندامت اٹھانی پڑی۔

خلافت کے مسئلہ پر ہمارے فاضل مناظر نے نہایت ہی قابلیت کے ساتھ پرچہ جات تحریر کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی واضح تحریرات پیغامی مناظر کے سامنے رکھی گئیں۔ جن سے خلافت کا اجرا ثابت ہوتا تھا۔

مگر پیغامی مناظر نے ان کو چھوا تک نہیں۔ بلکہ اپنے تمام پرچوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات پر اتہام لگاتا اور گالیاں دیتا رہا جس سے جماعت احمدیہ کے قلوب سخت مجروح ہوئے۔ پبلک نے بھی اس کے اس رویہ پر ہزار نفرین بھیجی۔

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہمارے مناظر مولوی ابو العطاء صاحب نے وقت کے لحاظ سے ستر حوالجات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کئے۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ثابت ہوتی تھی۔ مولوی عمر الدین صاحب نے یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل کیا۔ کہ ان تمام حوالجات کا صرف ایک ہی جواب ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجازی نبوت کا دعوےٰ کیا تھا۔ جب مولوی ابو العطاء صاحب نے اپنے مطالبات کی طرف مولوی عمر الدین صاحب کو توجہ دلائی۔ تو مولوی صاحب نے تنگ آکر کہہ دیا۔ "میں نے آپ کے پرچے پڑھے ہی نہیں تو جواب کیا لکھتا"۔

آخری روز یعنی ۲۶ر جون کو غیر مبائعین کے مایۂ ناز مسئلہ کفر و اسلام پر مناظرہ ہوا۔ اس مسئلہ میں مدعی غیر مبائعین تھے ہمارے فاضل مناظر نے پیغامی مناظر کے دلائل کی احسن طریق سے تردید کی۔ لیکن پیغامی مناظر اپنے پرچوں میں یہی رٹ لگائے گیا کہ میرے دلائل کا کوئی جواب مولوی ابو العطاء صاحب نے نہیں دیا۔

جب مولوی ابو العطاء صاحب نے اس کے دلائل پر جرح کی تو پیغامی مناظر گالیوں پر اتر آیا اور پبلک پر پیغامی مناظر کی علمیت بالکل عیاں ہوگئی۔ غرض اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں اس مناظرہ میں نمایاں طور پر کامیابی عطا کی۔ ہم ماسٹر دیوان چند صاحب سیکرٹری برہمو سماج راولپنڈی کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے فراخدلی سے اپنا ہال مناظرہ کیلئے ہمیں دیا

خاکسار:۔ عنایت اللہ سیکرٹری تبلیغ

جماعت احمدیہ کمال ڈیرہ (سندھ) کی اہم قراردادیں

۲۵ر جون انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ ضلع نواب شاہ سندھ کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ ذمہ دار حکام کی توجہ عطاء اللہ بخاری کی ان تقریروں کی طرف مبذول کرانی چاہتی ہے۔ جو اس نے ۱۳ر اور ۱۹ر جون کو روہڑی اور سکھر میں کیں۔ جس میں اس نے لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف سخت اشتعال دلایا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانئے سلسلہ احمدیہ ان کے خاندان اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو سخت گندی گالیاں دیں۔

نیز ایک ٹیچر برکت خان پنجابی ریلوے سکول نے ایک سخت اشتعال انگیز نظم پڑھی

(۲) یہ میٹنگ دونوں اشخاص کے خلاف سخت پروٹسٹ کرتی ہوئی گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے۔ کہ ان کے خلاف مؤثر کاروائی کی جائے۔

(۳) ہمیں یقین ہے۔ اگر ایسی امن کو برباد کرنے والی تقریروں کے خلاف مؤثر کاروائی نہ کی گئی۔ تو یقینی طور پر صوبہ سندھ کا امن تباہ اور برباد ہوجائیگا۔ جس طرح پنجاب اور یو۔ پی وغیرہ میں عطاء اللہ کی تقریروں سے فساد پھیلا۔

(۴) قرار پایا کہ مندرجہ بالا ریزولیوشنوں کی نقول (۱) چیف سیکرٹری صاحب ہز ایکسیلنسی گورنر سندھ (۲) چیف منسٹر صاحب گورنمنٹ سندھ (۳) کلکٹر صاحب سکھر (۴) سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سکھر (۵) ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب ریلوے کراچی (۶) انسپکٹر صاحب آف سکولز سکھر (۷) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو بھیجی جائیں۔

خاکسار محمد پریل سیکرٹری انجمن احمدیہ

تلاش

عبد الکریم گمہار بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں باورچی کا کام کرتا تھا چند دنوں سے وہ بلا اطلاع کہیں چلا گیا ہے۔ اس کے ذمہ بورڈنگ کی بعض رقوم واجب الادا ہیں۔ اس کا قد چھوٹا۔ آنکھیں موٹی اور مضبوط جثہ ہے۔ عمر تخمیناً چوبیس سال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت

مضر کیڑے مارنے کیلئے سنکھیا کی بجائے ایک نئی دوا

ایک ایسی دوا کی ضرورت جو انسان و دیگر جانداروں کے لئے تو زہریلی نہ ہو۔ لیکن سبزیوں کے مضر کیڑے مارنے میں بہت کارگر ہو ڈیرس (Derris) کے دستیاب ہونے سے پوری ہو گئی ہے۔ یہ گرم علاقے کا ایک پودا ہے۔ اور اس سے ایک قسم کا سفوف تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ کیڑوں کے مارنے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

سرکاری تجرباتی فارم جنیوا نیویارک (امریکہ) کے انٹومالوجسٹ صاحبان نے اس دوا کا استعمال گوبھی کی سنڈیوں "میکسیکن بین ٹیبل" (ایک بھونڈی ہے) پر کیا ہے۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اس کے متعلق اسی فارم کی ایک رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ ڈیرس (Derris) کو عام طور پر ایک نئی دوا کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ کئی صدیاں پہلے بورنیو و ملایا ممالک کے اصلی باشندے اس پودے کو بطور زہر مچھلیوں کے مارنے اور تیروں کے زہریلا کرنے کے لئے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اس دوا کا استعمال آج کل اس لئے بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ کہ یہ خواہ منہ کے راستے انسان کے اندر بھی چلی جائے۔ تو بھی انسانی زندگی کے لئے بے خطر ہے۔ اس دوا کا سفوف اس پودے کی جڑوں کو پیس کر بنایا جاتا ہے۔ اور یہ مسلمہ بات ہے۔ کہ اس میں مفید ترین جزو کا نام روٹینین (Rotenone) ہے۔ عمدہ قسم کے ڈیرس سفوف میں ۴ تا ۵ فیصدی روٹینین کا ہونا ضروری ہے۔

مندرجہ بالا تجرباتی فارم کے خاص ماہران کے تجربات کے نتائج سے ظاہر ہے۔ کہ اگر ڈیرس کے سفوف کو ابرق کی مٹی (Talc) میں ایسی نسبت سے ملایا جائے کہ اس میں آدھی فی صدی روٹینین (Rotenone) موجود ہو۔ تو یہ مرکب گوبھی کی سنڈیوں "میکسیکن بین ٹیبل" کے مارنے کے لئے بہت کامیاب ثابت ہوگا۔

اس دوا کو اسی طریقہ سے اور اتنی ہی بار استعمال کیا جائے۔ جیسا کہ عام دیگر سنکھیا والی ادویہ کی حالت میں کیا جاتا ہے۔

عام حالات میں تیار شدہ سفوف کا خریدنا بجائے خود تیار کرنے کے بہتر ہوگا۔ نیز چونکہ ڈیرس (Derris) کے سفوف کا اثر ہوا اور روشنی لگنے سے جلدی کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے جب دوا استعمال نہ کرنی ہو۔ تو اسے ڈھکنے والے ڈبوں یا بوتلوں میں اچھی طرح بند رکھنا چاہیئے۔ اس سفوف کی مقدار ایک ایکڑ کے لئے ۱۳ سے ۱۵ سیر تک کافی ہوگی۔ بڑے کھیتوں میں اسے بذریعہ مشین دھوڑنا چاہیئے۔ لیکن چھوٹے باغات یا تھوڑے رقبہ کے کھیتوں میں ململ کے ٹکڑوں میں سفوف ڈال کر پودوں کے اوپر دھوڑنا کافی ہوگا۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

پنجاب کی گندم کراچی کی بندرگاہ میں جمع ہو رہی ہے

کراچی۔ ۲۸ رجون۔ کراچی سے گندم کی بہت بڑی مقدار برآمد ہو رہی ہے اس سلسلہ میں ایک اخباری نامہ نگار نے گندم کے ایک مشہور تاجر سے ملاقات کی آخر الذکر نے بیان کیا۔ کہ جون ۱۹۳۶ء سے پیشتر انگلستان اور یورپ کے بعض ممالک کے تاجروں نے آرڈر بھیجے ہوئے تھے۔ موجودہ برآمد انہی آرڈروں کی تعمیل کے پیش نظر ہے۔ گندم کی اس قدر خریداری کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک ملک جنگ سے ڈر رہا ہے۔ اور کوئی ملک نہیں چاہتا۔ کہ جنگ ہو جانے کی صورت میں گندم کے ذخیرہ سے محروم ہو۔ گندم کی برآمد کی شدت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس سال کینیڈا میں موسم کی حالت اچھی نہیں۔ انگلستان کے کارخانوں نے اب انتظار کرنے کی پالیسی اختیار کر لی ہے۔ چنانچہ وہ کینیڈا کی مارکٹ کا انتظار کر رہے ہیں۔ کینیڈا میں موسم کی خرابی کی حالت بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ اور ڈر ہے۔ کہ اگر کچھ عرصہ تک بارش نہ ہوئی تو حالت بہت بری ہو جائے گی۔

تاجر نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ کراچی کے تاجروں نے مئی اور جون کے مہینوں میں گندم کی برآمد کے لئے ۱۲ جہاز کرایہ پر لے رکھے تھے۔ ہر ایک جہاز گندم کی ۸۰ ہزار بوریاں لے جا سکتا تھا ابھی تک ان میں سے دو جہاز بندرگاہ میں لنگر انداز ہیں۔ تاجر مذکور نے اس سال کی برآمد اور گذشتہ سال کی برآمد کے اعداد وشمار کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ یکم اپریل سے ۵ رجون تک ۴۴ ہزار ۶۸۰ ٹن گندم باہر بھیجی گئی ہے۔ جس کے مقابلہ میں ۱۹۳۶ء کے اس موسم میں صرف ۴۳۲ ٹن گندم برآمد کی گئی تھی۔ اس کے بعد آپ نے اردگرد کے علاقوں سے کراچی میں گندم کی درآمد کے سوال پر بحث کرتے ہوئے کہا موجودہ بلند معیار کی وجہ سے پنجاب گندم کا ذخیرہ نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ کراچی میں گندم کی بڑی مقدار آ رہی ہے۔ گزشتہ ہفتہ میں کراچی میں درآمد ہونے والی گندم نے ریکارڈ قائم کر دیا اور ۲۲ رجون کو گندم کی ۱۱۸۲۷ بوریاں درآمد ہوئی تھیں۔ جو ایک عظیم الشان ریکارڈ ہے۔ اس وقت کراچی میں گندم کی ۷½ لاکھ بوریاں بطور ذخیرہ پڑی ہیں۔ ان میں ۵ لاکھ وہ بوریاں بھی شامل ہیں جو تاجران برآمد کے قبضہ میں ہیں

ایک احراری ملا کی رسوائی

چند یوم کا واقعہ ہے کہ رسیفوال ضلع سیالکوٹ سے ایک شخص عبدالرحیم نامی احرار کا تنخواہ دار مبلغ جو اس گاؤں میں رہنے والا تھا سخت ذلت کیساتھ نکالدیا گیا۔ بلکہ مسجد سے مقتدیوں نے اسے دھکے دیکر نکالا۔ اصل بات یہ ہوئی

وصیت نمبر ۴۷۷۹

منکہ زینب بی بی زوجہ سید محمود شاہ قوم سید عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۲۷-۱۹۲۸ء ساکن ۸۷/۶-آر ڈاکخانہ ۸۸/۶-آر تحصیل منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵/۱۹۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت کوئی نقد روپیہ نہیں ہے۔ صرف ۴ عدد چوڑیاں طلائی جن کی قیمت ۷۰ روپے ہے۔ اور میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند سید محمود شاہ کے ذمہ قابل ادا ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ زینب بی بی بقلم خود گواہ شد:۔ سید محمود شاہ خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ غلام حسین جاہلوی منٹگمری

ایک غلط بیانی کی تردید

کسی شخص نے میرے متعلق اخبار ریاست میں یہ شائع کرایا تھا۔ کہ میں نے جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیا ہے۔ مگر میں حلفیہ کہتا ہوں۔ کہ یہ بالکل غلط ہے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

قابل توجہ سرمایہ دار و تجارت پیشہ اصحاب

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد پر روشن ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ و دیگر مقتدر احباب جماعت نے صوبہ سندھ میں ایک بہت بڑی جائیداد زمین کی صورت میں پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کے انتظام کے لئے ایک محکمہ قائم ہے۔ جو سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔

سنڈیکیٹ مذکور ہر سال دیگر فصلوں کے علاوہ کپاس کی فصل بہت بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اراضی سندھ اور اس کی آب و ہوا کپاس کی کاشت کیلئے نہایت موزوں ثابت ہوئی ہے۔ امسال بجائے کپاس کے اس کو بیل کر روئی اور بنولوں کی شکل میں فروخت کرنے سے زیادہ منافعہ حاصل ہوا۔

سنڈیکیٹ نے اس تجربہ کی بنا پر فیصلہ کیا ہے کہ سندھ میں ایک روئی بیلنے کا کارخانہ قائم کیا جائے اور علاوہ حصہ داران اراضی سندھ کے دوسرے سرمایہ دار دوستوں کو بھی موقعہ دیا جائے۔ کہ انہیں سے جو دوست اپنا روپیہ اس فائدہ مند تجارت پر لگانا چاہتے ہوں وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ فی حصہ دس روپے قیمت رکھی گئی ہے۔ جس قدر حصص کوئی دوست خریدنا چاہیں۔ اس کی اطلاع دیں۔ مگر ترجیح ان اصحاب کو دی جائے گی۔ جو کم از کم ایک سو حصص (مالیت ایک ہزار روپے) خرید کریں گے۔ جو دوست بطور حصہ دار فیکٹری مذکور میں شامل ہونا چاہیں وہ جلد میرے ساتھ خط و کتابت کریں اور جتنے حصے خریدنا چاہتے ہوں ان کا روپیہ تیار رکھیں تا فیصلہ ہونے پر فوراً طلب کیا جا سکے۔

فرزند علی عفی عنہ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

محافظ اٹھرا (رجسٹرڈ) گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ❴ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ❴ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانئے دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب یہ دواخانہ عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔

آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم رض کا مجرب نسخہ (محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔ نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خاں صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں!

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں۔ جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی ماء اللحم خاص فرلیمو ساحب روح الذہب نبیذ عنبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام **عنبرین** ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ آنتوں کے نخاع انڈیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر، کیلسیم گلیسر فاسفیٹ اور ڈیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضائے رئیسہ دماغ کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہکر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں۔ جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے۔ اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے۔ اور خاص طور پر انہیں کیلئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائیگی **عنبرین** کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے۔ صنفی کمزوری انفلوائنزا ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا نیند نہ آنا لاغری گردہ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیز خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کے لئے کفایت کرتی ہے۔ للعہ علاوہ محصولڈاک

خمیرہ زمردی اس زمردی عنبری جواہری خمیرہ میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اس کے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچکر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان لعل یشب کافوری درفیا نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اسکی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا۔ سینے کا جلنا۔ اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا۔ دماغ کا بھاری رہنا دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض نیز کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی۔ ذہنی۔ قلبی تکالیف کے لئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہکر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک ۲ ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے۔ تین روپے بارہ آنہ (ﷲ۱۲)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

راولپنڈی ۲۸ جون گزشتہ شب ٹیکسلا ریلوے سٹیشن کے قریب بارود کے حادثہ میں تیرہ آدمی ہلاک اور تین مجروح ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ورکشاپ میں جتنے آدمی کام کر رہے تھے۔ تمام ہلاک ہو گئے دو آدمی بھوس کی چھت پر بیٹھے کام کر رہے تھے۔ کہ چھت حادثے سے اڑ گئی اور وہ بھی چھت کے ساتھ ہی اڑ گئے اور اس طرح بچ گئے۔ حادثہ کے باعث چٹانیں اور پتھر ریلوے سٹیشن کے ساتھ ٹکرائے اور عمارت کو سخت نقصان پہنچا۔ مسافر خانے کی چھت بھی اڑ گئی۔ حادثہ کا اثر کوٹ نجیب اللہ اور سنگ جانی ریلوے سٹیشنوں تک محسوس کیا گیا۔ حادثے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔

امرتسر ۲۸ جون آج دوپہر کو پولیس نے شہر کے تمام بڑے بڑے بازاروں میں ہر قسم کی آمد و رفت اچانک بند کر دی۔ اس اطلاع سے سارے شہر میں سنسنی پھیل گئی۔ لوگوں نے محسوس کیا کہ پھر فساد ہو گیا ہے۔ آخر معلوم ہوا۔ کہ سٹی کوتوال میں ایک پولیس افسر کو اطلاع موصول ہوئی تھی کہ بازار ربلیے والا کھوہ" میں ہنگامہ ہو گیا ہے۔ اور اس افواہ کے سلسلہ میں اس پولیس افسر نے جو احکام جاری کئے تھے۔ ان کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو گئی تھی۔ پولیس کے افسر فوراً موقع پر پہنچے وہاں جا کر انہیں معلوم ہوا۔ کہ بالکل امن و امان قائم ہے۔ اور کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔ آخر نصف گھنٹہ کے بعد بازاروں میں آمد و رفت شروع ہو گئی۔

ایبٹ آباد ۲۸ جون ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت صوبہ سرحد کا محکمہ مال ان دنوں اخراجات میں تخفیف کے مسئلہ پر غور کر رہا ہے۔ تاکہ وزارت کی طرف سے اعلان کردہ پالیسی کے مطابق کفایت شعاری کے ذریعہ مفید سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سرمایہ فراہم ہو سکے۔

راجکوٹ ۲۸ جون۔ اخبار "کاٹھیاواڑ ٹائمز" میں لکھا ہے۔ کہ جمعہ کے روز شدید بارش کی وجہ سے دہوراجی اور گرد و نواح کے دیہات میں زبردست سیلاب آیا۔ دریا کے بھادر میں خوفناک طغیانی کی وجہ سے کنارے ٹوٹ گئے۔ اور پانی شہر میں داخل ہو گیا۔ ۱۳۰ آدمی مفقود الخبر ہیں۔ نیز ہزارہا مویشی ہلاک ہو گئے ہیں سینکڑوں دیہاتی بے خانماں ہو گئے ہیں۔

امرتسر ۲۸ جون امرتسر میں فرقہ وار فضا صاف ہو جانے کے باعث ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے جلوسوں کے متعلق زیر دفعہ ۱۴۴ جاری کردہ حکم امتناعی میں ترمیم کر دی ہے۔ اب قرار دیا گیا ہے کہ شادی بیاہ کے جلوس اس حکم امتناعی سے مستثنےٰ ہوں گے۔

لاہور ۲۸ جون پبلسٹی سیکرٹری مسلم کانفرنس پونچھ نے اطلاع دی ہے کہ پونچھ کے مختلف مقامات کے جتھے جو ہزاروں اشخاص پر مشتمل ہیں سرینگر پہنچ رہے ہیں۔

نیویارک ۲۸ جون ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی ان دنوں امریکہ سے کیچڑ درآمد کر رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دو جرمن سائنسدانوں کے نزدیک ایک ٹن کیچڑ کی قیمت کا اندازہ ۱۴ پونڈ ہے۔ یہ سائنسدان ایک کم خرچ عمل سے اس کیچڑ سے قیمتی معدنی اجزا نکالنا چاہتے ہیں۔

ایتھنز ۲۸ جون یونان کے وزیر نشر و اشاعت نے ایک بیان شائع کیا تھا۔ کہ ہم خوش ہیں۔ کہ وطن یہود بنایا جا رہا ہے۔ اس پر یونانی جرائد نے سخت لے دے کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ وزیر کو ایسے بیانات شائع کرنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ کہ جس سے اسلامی ممالک اور یونان کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

حیفا ۲۸ جون ایک سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ حیفا میں عربوں نے ایک یہودی پر سنگباری کی۔ جب کہ وہ ٹیکس ادا کرنے جا رہا تھا۔ اس کے بعد یہودیوں کے ایک ہجوم پر گولیوں کی بارش کی گئی۔ حیفا میں بھی قتل کی دو تین وارداتیں رونما ہوئیں۔

شملہ ۲۸ جون فرقہ وار فسادات کے رفع کرنے کی تجویز پر غور کرنے کے لئے حکومت کے زیر اہتمام جو کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اس میں ہندو مسلم اور سکھ قوموں کے ۳۰ سے زیادہ لیڈر اور حکومت پنجاب کے چھ وزیر شامل ہیں۔ آج کمیٹی کا اجلاس سر سندر سنگھ مجیٹھیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور اس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن منظور ہوا۔

"کمیٹی کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ وزیر اعظم کے مشورہ سے کمیٹی میں مزید ارکان شامل کر سکے۔ نیز فرقہ وار اتحاد کو مستحکم کرنے کے وسائل مہیا کرے معلوم ہوا ہے مسلم ارکان نے وزیر اعظم کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ کسی ایسے سمجھوتے کو منظور نہیں کریں گے جس میں کمیونل ایوارڈ کے فارمولے کو رد کیا جائے۔

برلن ۲۸ جون حکومت جرمنی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جرمنی کا کوئی خاندان ایسا نہیں ہونا چاہئے جس میں تین سے کم بچے ہوں۔ اس غرض سے حکومت کے ملازمین کی تنخواہوں پر نظر ثانی کی جائے گی۔

قاہرہ ۲۸ جون قانون انسداد گداگری کے ماتحت حکومت نے ایک ہزار گداگروں کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار شدگان کے لئے حکومت کی طرف سے کام مہیا کیا جائے گا۔ اور قابل تعلیم بچوں کو درسگاہوں میں حکومت کے خرچ پر تعلیم دی جائے گی۔

لاہور۔ ۲۸ جون امرتسر کے سکھ مسلم فساد کے سلسلہ میں مقدمات کی سماعت کے لئے لاہور کے مجسٹریٹ مسٹر ہجمن سپیشل مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں مجسٹریٹ موصوف یکم جولائی کو امرتسر میں چارج لے لیں گے۔ اور مقدمات کی سماعت ۲ جولائی کو شروع ہو جائیگی

استنبول (بذریعہ ڈاک) اطلاع مظہر ہے۔ کہ استنبول میں کچھ عرصہ سے بعض نوجوانوں نے اشتراکیت کا پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے حکومت کو اطلاع ملنے پر اس نے سرگرم تفتیش کے بعد چند اشخاص کو گرفتار کر لیا جنہیں مختلف المیعاد سزائیں دی گئیں۔ اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی میں اشتراکیت کے زہریلے جراثیم پھیلائے جائیں گے چنانچہ پولیس کو اس سلسلہ میں خاص طور پر ہدایات دی گئی ہیں۔ کہ اگر اسے اشتراکیوں کی سرگرمی کے متعلق کوئی معمولی سی بھی اطلاع ملے۔ تو وہ نہایت سرگرمی سے تفتیش کر کے مجرموں کو گرفتار کرنے کی کوشش کرے۔

شملہ ۲۸ جون "سٹیٹسمین" کے نامہ نگار خصوصی سے ملاقات کے دوران میں سر سکندر حیات خان نے کہا۔ پنجاب میں پریس ایکٹ کو سختی سے استعمال کیا جائیگا۔ لیکن اتحاد پارٹی کے مخالف یا آئین نو پر نکتہ چینی کرنے والے جرائد کے خلاف اس ایکٹ کے ماتحت کوئی کارروائی نہ کی جائے گی۔ البتہ جیسا کہ لاہور کے اخبار نویسوں کے اجتماع میں میں بیان کر چکا ہوں۔ فرقہ وار کشیدگی بڑھانے والے اخبارات کے خلاف سختی سے پریس ایکٹ کا حربہ استعمال کیا جائیگا۔

امرتسر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپیہ ۴ آنے سے ۸ روپے ۲ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۸ آنے چاندی دیسی ۵۲ روپے ہے

شملہ ۲۸ جون آج دو دن کے بعد اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ مطالبات زر کی بحث کے اثنا میں پارلیمنٹری دستور کے متعلق متعدد سوالات کئے گئے۔ سردار ہری سنگھ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی